حصّہ ۲ دوم

بحار الانوار

ملّا محمّد باقر مجلسی رحمۃ اللہ

ترجمہ

علّامۂ عصر مفتی سیّد طیّب آغا الموسوی الحسینی الجزائری دام ظلہ

در حالات

امام حسین علیہ السلام

محفوظ بک ایجنسی
امام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی ۵
فون: ۴۲۴۲۸۶

تاریخ اشاعت ____ ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء
بار ____ اوّل
ناشر ____ محفوظ بک ایجنسی
مطبع ____ سندھ آفسٹ پرنٹرز
قیمت ____ قسم اوّل

تصدیقِ صحتِ آیاتِ قرآنی

کتاب

بحار الانوار

میں نے کتاب ہذا میں آیاتِ قرآنی کو حرفاً حرفاً پورے غور و خوض سے دیکھا اور پڑھا ہے تصدیق کرتا ہوں کہ ان آیات میں کوئی کمی و بیشی اور کتاب میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حافظ محمد یٰسین
سند یافتہ
امام نائب جامع مسجد
ڈاکخانہ نمبر ۵ لیاقت آباد
کراچی

فہرست مطالب

نے بڑے سے کہا مجھ کو اپنی آغوش میں لے لو اور میرے بدن کی خوشبو سونگھو۔ میں گمان کرتا ہوں
کہ یہ شب ہماری حیات کی آخری شب ہے۔ باقی حالات موافق روایت سابق کے ہیں۔ یہاں تک کہ
اُس ملعون نے تلوار کھینچی، بڑے لڑکے کو قتل کیا اور لاش فرات میں ڈال دی۔ اُس شقی کو
چھوٹے نے قسم دی اور کہا تھوڑی دیر مجھے اپنے بھائی کے خون میں لوٹ لینے دے۔ اُس نے کہا کہ
اس سے کیا حاصل ہے۔ لڑکے نے کہا مجھے یونہی منظور ہے۔ پس ایک ساعت خونِ ابراہیم میں
غلطاں رہا۔ اس ملعون نے کہا اُٹھ! وہ نہ اُٹھا۔ آخر تلوار پشتِ سر پر لگائی اور گردن سے سر کو قطع کیا۔
اور بدن نہرِ فرات میں ڈال دیا۔ چھوٹے بھائی کا بدن پانی پر ٹھہرا رہا جب دوسرے بھائی کی نعش پانی میں
ڈالی گئی تو پہلی نعش پانی کو شق کرتی ہوئی چھوٹے بھائی کے نعش کے پاس آئی اور دونوں بھائی
ایک دوسرے سے بغلگیر ہو کر غرقِ دریائے رحمتِ الٰہی ہو گئے۔ اُس وقت اُس شقی نے یہ آواز لاشوں
سے سنی کہ بارِ الٰہا! تو جانتا ہے اور دیکھتا ہے جو سلوک اس ملعون نے ہمارے ساتھ کیا۔ ہمارا انتقام
اس سے لے۔ راوی کہتا ہے کہ عبید اللہ ابنِ زیاد نے نادر نام ایک غلام کو بُلایا اور اشارہ کیا کہ اس
ملعون کی مشکیں باندھ لے اور جہاں اس نے لڑکوں کو قتل کیا ہے لے جا کر قتل کر اور اس کے کپڑے
اُتار لے اور دس ہزار درہم میں نے تجھے دیئے اور آزاد کیا۔ غرض غلام اس بد انجام کو اسی مقام پر لے گیا۔
اُس ملعون نے کہا، اے نادر! تو بالضرور مجھے قتل کرے گا۔ راوی کہتا ہے کہ پس غلام نے اسے قتل کیا
اور جیفۂ ناپاک اس کا فرات میں پھینک دیا۔ پانی نے اُس ناپاک کو قبول نہ کیا اور کنارِ نہر ڈال دیا۔ آخر
بموجب حکمِ ابنِ زیاد اُس کی لاش جلا دی گئی۔ اس طرح وہ شقی داخلِ جہنم ہوا۔

باب (۲)

اُن وقائع میں جو اہلبیتؑ پر بعدِ شہادت تا مدینۂ منورہ واقع ہوئے

سید ابنِ طاؤس علیہ الرحمہ نے کتاب لہوف میں اور شیخ ابن نما نے مثیر الاحزان میں روایت
کی ہے کہ عمرِ سعد نے روزِ عاشورا سرِ سید الشہداءؑ خولی بن یزید اصبحی اور حمید بن مسلم کے ساتھ ابنِ زیاد
کے پاس بھیجا اور حکم کیا کہ سرہائے اصحابِ حسین علیہ السلام بھی بدن سے جدا کر دو اور ان کو شمر بن ذی الجوشن
اور قیس بن اشعث و عمرو بن حجاج کے ہمراہ روانہ کیا۔ الحاصل وہ ملعون کوفہ میں پہنچے اور عمرِ سعد
دوسرے دن کربلا میں تا زوالِ آفتاب رہا۔ اس کے بعد وہ بھی روانہ ہوا اور اہلبیتِ اطہار کو شترانِ بے کجاوہ
پر سوار کر کے مانندِ اسیرانِ ترک و روم لے چلا، شاعر نے خوب کہا ہے۔ ؎

یُصَلّٰی عَلَی الْمَبْعُوْثِ مِنْ اٰلِ ھَاشِمٍ   وَیُغْزٰی بَنُوْہُ اِنَّ ذَا الْعَجَبٗ

یعنی درود پیغمبر ہاشمی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر بھیجتے ہیں اور اس کی اولاد سے جنگ کرتے
ہیں یہ عجب ماجرا ہے۔ الغرض جب وہ بد انجام دشتِ کربلا سے روانہ ہوا، ایک گروہ نے قوم بنی اسد کے
آ کر لاشہ ہائے شہدا و خون آلود اور نعش ہائے طاہرہ پر نمازیں پڑھیں اور ان کو اس طرح دفن کیا کہ جس
طرح بالفعل ضریحیں موجود ہیں۔ شیخ مفید علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کو وہاں
دفن کیا جس جگہ اس وقت مرقدِ اطہر ہے اور علی اصغر کو حضرت کے پائینِ پا اور شہدائے اہلبیتؑ و اصحاب
کو حضرت کے پائینِ پا دفن کیا جس مقام پر کہ شہید ہوئے تھے جہاں کہ اب روضۂ اقدس موجود ہے۔ سید
رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ جب عمرِ سعد اہلبیتؑ کے ہمراہ کوفہ کے قریب پہنچا تو اہلِ کوفہ بطور تماشائیوں کے آئے۔
ایک عورت نے پشتِ بام سے پوچھا کہ تم کہاں کے قیدی ہو۔ اہلبیت علیہم السلام نے فرمایا "ہم
اسیرانِ آلِ محمدؐ ہیں۔ یہ سُنکر وہ عورت نیچے اتر آئی اور کچھ چادریں لا کر مخدرات کو پیش کیں۔ انھوں نے
قبول فرمائیں۔ سید رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ امام زین العابدین علیہ السلام اہلبیتِ اطہار کے ہمراہ بشدت
بیمار تھے اور حسن مثنیٰ فرزند امام حسن علیہ السلام بھی اپنے عمِ عالی مقدار کے ہمراہ کربلا میں شریکِ رنج و
محن رہے اور زخم کاری کھائے۔ کچھ رمقِ جان باقی تھی کہ ان کو اُٹھا لائے۔ ان کے علاوہ دو فرزند امام
حسنؑ زید اور عمرو بھی ان کے ساتھ تھے۔ القصہ اہلِ کوفہ اسیرانِ اہلبیتؑ کو دیکھ کر نوحہ اور گریہ کرنے